نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ؏۴ ۔ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ۔ قیمت سالیانہ معہ محصول ؏۴

نمبر ۲۹ - جلد ۱۰ ۔ لودیانہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۲ء ۔ قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستۂ اخبارات

مصر کی انگریزوں سے جنگ شروع ہو گئی ہے = **انگریز** جو مصر میں قریب ستر ہزار کے رہتے تھے سب چلے گئے ہیں = **خبر** آئی ہے کہ نہر سویز بند کر دی گئی ہے = **اسکندریہ** کی تمام دکانیں مصری جنگ کے باعث بند ہیں اور تمام کاروبار موقوف ہیں = **مصر** کی پیچیدگیوں کے باعث سلطان روم تنگ ہو رہے ہیں = **وزیر اعظم** سلطنت روم نے نوکری چھوڑ دی ہے = **مصر** کیواسطے بمبئی سے دو ہزار خچریں روانہ ہوئی ہیں = **ہندوستانی** فوج کو مصر میں لیجانیکے واسطے ۲۶ - اگنبوٹ مقرر ہوئے ہیں = **تازہ** جنگ جو زولوؤں کے ساتھ ہوئی ہے اُنمیں انگریزوں نے دو سو افسران کے سرکاٹ لئے **انگلستان** کی بحری فوج کے سپہ سالار نے اسکندریہ پر گولہ باری کرنیکا حکم دیدیا ہے = **عربی** پاشا کیواسطے اسوقت تمام مصری فوجیں سجدے کو تیار ہیں = **ایجوکیشن کمیشن** شملہ میں اپنا کام سرگرمی کے ساتھ کر رہی ہے = **سپہ سالار** فوج مصر نے ایک اشتہار بدین مضمون جابجا چھپا کر دیا ہے کہ خوف مت کرو میں ہر ایک کی جان اور مال کا ذمہ وار ہوں = **سرویہ** کی رعایا اپنے بادشاہ سے بگڑ بیٹھی ہے = **افواہ** ہے کہ خدیو کی نسبت مشورے ہو رہے ہیں کہ وہ قید کیا جاوے = **کابل** کی ڈاک ہفتہ میں دو دفعہ پشاور میں پہنچتی ہے = **میرٹھ** میں جنگی کی نسبت ایک سخت غبن ثابت ہوا ہے = **سہارنپور** کی عدالت میں ایک دل جلے مدعا علیہ نے اُسترے سے اپنی گردن کاٹ لی = **مہاراجہ** صاحب بہادر والئے پٹیالہ نے گورنمنٹ ہند میں درخواست کی ہے کہ اگر مصر کیواسطے کسیقدر فوج کی ضرورت ہو تو میں بھی دینے کو تیار ہوں = **عربی** پاشا جنگ سے منہ موڑ فرار ہو گیا ہے = **شہر** سکندریہ کو انگریزی فوج نے پھونکدیا ہے = **مصریوں** نے مقام تنتا کے تمام عیسائیوں کو سوا قوم کاپٹ کے قتل کر دیا ہے = **اسکندریہ** کے ۲ ہزار آدمی مقتول و مجروح ہوئے ہیں = **پشاور** سے ایک سپاہی ہل چلاتا ہوا گرفتار ہو کر جالندھر میں پہنچایا گیا ہے - یہہ سپاہی بوقت جنگ افغانستان بھاگا تھا اب کورٹ مارشل میں اسکا مقدمہ واسطے سزا دہی کے دایر ہوا ہے = **امیر کابل** انگریزوں سے وے توپیں جو جنگ افغانستانکے وقت انگریز لائے تھے طلب کرتا ہے = **سلطنت** ایران میں قوم خورد کے باغی لوگ رعایا کو تنگ کر رہے ہیں = **دہلی** بارش ۸ - انچ ہوئی صحت اچھی ہے نرخ غلہ جو کسیقدر گراں ہے = **حصار** میں بارش اچھی ہوئی صحت اچھی ہے نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے امید فصل کی اچھی ہے = **انبالہ** میں بارش ۲ انچ ہوئی صحت اچھی ہے نرخ بدستور ہے = **جالندھر** میں ½ انچ ہوئی صحت اچھی ہے نرخ گراں ہوتا جاتا ہے = **امرتسر** میں بارش ½ انچ ہوئی صحت اچھی ہے نرخ بدستور ہے = **سیالکوٹ** میں بارش ۲ انچ ہوئی صحت اچھی ہے نرخ بدستور ہے = **لاہور** میں ۱۰ - جولائی کو سخت آندھی آئی اور اُسکے بعد بارش ڈیڑھ انچ ہوئی نرخ بدستور ہے = **فیروزپور** میں بارش ½ ۱ انچ ہوئی فصل خریف کے لئے قلبہ رانی ہو رہی ہے اور کہیں کہیں بونا بھی شروع ہو گیا ہے نرخ غلہ نخود میں کسیقدر گرانی ہے = **ملتان** میں کسیقدر بارش ہوئی صحت اور فصل اچھی ہے نرخ بدستور ہے = **راولپنڈی** میں بارش ⅘ انچ ہوئی فصل خریف کاشت ہو رہی ہے اور بخار کی زیادتی ہے اور پنڈی کیمپ میں خسرہ کی بیماری ہے = **ڈیرہ** اسمعیل خان میں بارش ½ ۱ انچ ہوئی صحت اچھی ہے اور امید ہے کہ فصل خریف عمدہ ہوگی نرخ غلہ میں کمی و بیشی ہو رہی ہے = **پشاور** میں صحت اچھی ہے نرخ بدستور ہے = **کیفیت** عام صحت وغیرہ پنجاب میں سوائے پشاور کے عموماً اچھی ہے لیکن راولپنڈی میں بخار اور پنڈی کیمپ میں خسرہ کی بیماری کی شکایت ابھی تک بدستور چلی جاتی ہے نرخ غلہ میں کوئی نمایاں کمی و بیشی نہیں ہوئی = **امریکہ** کے ایک اخبار میں لکھا ہے کہ ۷ آدمی جنکو وجع مفاصل کا عارضہ تھا صرف ۴۰ دن تک کھانا نہ کھانے سے اچھے ہو گئے ہیں = **روم** میں سب سے بڑا جنگی جہاز روانگی مصر کے لئے تیار ہے = **رام سنگھ** باغی قوم کوکا کے سرگروہ کو اب مقام مرگوئی واقع برہما میں قید کر رکھا ہے = **تجویز** ہے کہ بھاگلپور کی چھاؤنی توڑ دی جائیگی = **افواہ** ہے کہ سرما آیندہ میں جو دربار حضور گورنر جنرل ہند انبالہ میں فرماویں گے اُسمیں امیر کابل بھی شریک ہونگے

نورافشاں

جنگ مصر کا اصلی باعث

دو ہفتہ سے ہمارے ناظرین نورافشاں جنگ مصر کی بابت خبریں سن رہے ہیں کہ جنگ ہوگا چنانچہ اب جنگ بھی شروع ہو گیا مگر بعض بعض کو یہہ بھی معلوم نہیں ہے کہ مصر کے ساتھ انگریز کیوں جنگ کرتے ہیں چنانچہ اس لئے ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کے واسطے اخبارات سے لکھتے ہیں کہ مصر کی حالت کو سدھارنے میں انگلستان و فرانس ایک عرصہ سے نہایت سرگرم رہے ہیں۔ اور یہہ خیال کرنا محسن کشی ہے کہ ان دونوں نے مصر کی حالت کو دیوالیہ ہونے سے نہیں بچایا جو شخص کسی پر احسان کرتا ہے قدرت کا تقاضا ہے کہ وہ اُسپر اپنا خاص دعویٰ سمجھے۔ اور اس دعوے کو مصر کی نوزائیدہ جماعت خواہ مخواہ کی دست اندازی سے منسوب کرکے تمام کوشش کے ساتھ معدوم کرنا چاہتی ہے اور اس نوزائیدہ جماعت کا سرپرست عربی پاشا ہے جو سنہ ۱۸۳۹ع میں پیدا ہونیکے سبب سے اسوقت ۴۳ برس کا خاصہ جوان ہے۔ خداداد فصاحت کے سبب سے اِس شخص نے تمام ملک کی محبت کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے یہاں تک کہ خدیو مصر بھی خوف سے اُسکی بات کو رد کرنیکی جرأت نہیں کرسکتا۔ پچھلے دنوں اُسکی خودرائی سے تنگ آکر خدیو مصر نے اُسکو عہدہ وزارت سے برخاست کرنا چاہا تھا اور یہہ خبر سنتے ہی تمام مصری فوج باغی ہو گئی اور خدیو کو ناچار اُسکی بحالی منظور کرنی پڑی۔ فوج نے یہاں تک کہدیا کہ ہم خدیو کو تخت سے اُتار دینا قبول کرینگے مگر عربی پاشا کو نہ چھوڑینگے۔ ظاہر اس محبت کا باعث وہ آزاد تقریریں ہیں جو عربی پاشا نے مصریوں کو سنا کر انکو ملکی جوش پر آمادہ کیا ہے۔ اُس نے اپنے ہموطنوں کو سمجھایا کہ انگریزوں اور فرانسیسیوں کی دست اندازی مصر کو منظور نہ کرنی چاہئے کیونکہ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصر ہمارا نہیں ہے بلکہ غیر لوگوں کا ہے اِس قسم کی تقریروں نے خصوصاً جبکہ وہ وضاحت اور فصاحت کے ساتھ بیان کی گئیں اپنا معمولی اثر کرنا ہی تھا اور مصریوں نے سمجھ لیا کہ ہاں سب کچھ ہم ہی ہیں۔ لہذا انگریزوں اور فرانسیس ملازموں کی نفرت ہر ایک مصری کے دل میں پیدا ہو گئی اور سب لوگ انکی طرف نظر حقارت سے دیکھنے لگے لیکن ان لوگوں کے دل میں اور قسم کا غرور بھر رہا تھا یہہ خود کو محسن کے درجہ پر خیال کر رہے تھے۔ یہہ مصر پر ایک گونہ حکومت کی نظر سے رکھ رہے تھے لہذا انکو مصریوں کی یہہ نفرت بھلا کب گوارا تھی چنانچہ یہہ کھنچا تانی اسکندریہ کے گذشتہ فساد کی جڑ قرار پائی جسمیں رعایائے خدیو نے دل کھول کر اپنے دل کے پھپھولے پھوڑے۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ یونانی وکیلوں پر لوگوں نے حملہ کیا۔ یورپین رعایا کو دل کھول کر مارا اور مصر کے ان لوگوں پر جو غیر ممالک کے باشندے تھے بخوبی روشن کر دیا کہ وہ اُنکے جانی دشمن ہیں چنانچہ تمام غیر ملک کے لوگ مصر چھوڑنے پر کمربستہ ہو گئے اور اب کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو مصر میں رہ گیا ہو۔ اِس قسم کی حرکتوں نے یورپ کی طاقتوں کا تمام خیال مصر کے حال چال کی طرف کھینچ لیا لیکن انگلستان اور فرانس پر ان حرکتوں سے جو اثر کیا وہ نہایت ہی ناقابل برداشت تھا یہی مصر جسکی حالت کو سدھار کر اس درجہ پر لایا گیا ہے کہ اب اپنے آپکو سلطنت سمجھنے لگا ہے اسقدر مغرور اور متکبر ہو جاوے کہ دوستوں کی تمیز کو بھی ہاتھ سے دیدے اور ہیچ در ہیچ نصیحت کا قایل دوست دشمن کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکے۔ انگلستان اور فرانس کے ایسے اتفاق سے آگ نہ لگ اٹھے تو اور کیا ہو۔ اس آگ کا صدمہ انگلستان کیواسطے زیادہ تر خوفناک تھا کیونکہ اسکا ایشیا کے ساتھ بہت کچھ تعلق ہے۔ اس ایشیا کے ساتھ جسکا راستہ سلطنت مصر کے بیچ سے گذرتا ہے۔ لہذا انگلستان اس انتظام کا پیشوا ہوا اور انکی تجویز سے قرار پایا کہ یورپ کی تمام طاقتیں ملکر اسبات کا بطور احسن ہمیشہ کے لئے بندوبست کریں۔ کہ مصر کا برتاؤ غیر طاقتوں کے ساتھ کس قسم کا رہنا چاہئے اور اسکو کیسی حکومت سے تجاوز نکرنا چاہیے۔ سلطان روم نے اس کمیٹی میں شامل ہونے سے نہ معلوم کیوں انکار کیا لیکن یہہ انکار واقعی طاقت ہائے یورپ کی تجویز پر کسی قسم کا اثر نہ رکھ سکا۔ کمیٹی مذکور اپنی کاروائی میں اُسی طرح مصروف ہے اور جہاں تک اُسکے فیصلوں کی خبر ظاہر کی گئی ہے یہہ معلوم ہوا ہے کہ اُسنے قرار دیا ہے کہ مصر اپنے تئیں خود مختار نہیں سمجھ سکتا بلکہ روم کے تخت کا ہر حالت میں تابعدار رہیگا۔ اس جگہ پر ہم اسبات پر افسوس کئے بغیر آگے چل نہیں سکتے کہ سلطان روم نے اچھا نہیں کیا جو کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کیا کیونکہ جو فیصلے کانفرنس میں منظور ہونگے سلطان روم کی طاقت سے باہر ہے کہ انکو قبول نکریں خیر کانفرنس کا فیصلہ جب تمام ہوگا تب ہی ہوگا لیکن ادھر مصریوں کی زیادتیاں ناقابل برداشت ہو رہی ہیں علاوہ اسکے وہ اپنی فوجوں کو میدان میں لا رہا ہے اور زیادہ فوج بھرتی کر رہا ہے۔ لڑائی کے تمام سامان بہم پہنچ رہے ہیں بلکہ انگریزی فوج سے مقابلہ بھی ہو پڑا ہے۔ اور بڑی کوشش نہر سویز کے بند کرنے کی ہو رہی ہے۔ نہر سویز کی بندش انگلستان کے حق میں نہایت ہی نقصان رساں ہے اور ایشیائی حکومت کی محبت اور خواہش جبتک اُسکے دل میں قایم ہے وہ اس راستہ کو کبھی مسدود ہونے نہ دیگا۔ یہی باعث ہے کہ کانفرنس کے فیصلہ کی انتظاری کے بغیر وہ سویز کی طرف فوج روانہ کرنے پر آمادہ ہو گیا جو انگلستان سے بذریعہ جنگی جہازوں کے دھڑا دھڑ آ رہی ہے اور ادھر ہندوستان کی افواج میں بھی مصر جانیکو تیاریاں ہو رہی ہیں بلکہ جا بجا تیاری کا حکم پہنچ چکا ہے۔ ابھی کوئی نہیں کہہ سکتا ہے کہ کیا ہو مگر امید ہے کہ بازی ہماری سرکار کے ہاتھ آئیگی *

مراسلات

ریمارک

اندرونہ بائبل مروجہ قدیمہ

تالیف عبداللہ آتھم صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع کرنال ملک پنجاب

اُردو زبان میں مولف وغیرہ تو اب بہت ہوتے جاتے ہیں مگر افسوس کہ لارڈ میکالے سا ابھی کوئی پیدا نہیں ہوا کہ جس کے جادو رقم قلم کے ذریعہ سے اُن تالیفات کا مناسب اعتبار کیا جائے۔ جب تک ایسا نہ ہو تبتک ہم میں اور تم میں یہہ جھگڑا ہی رہیگا کہ کس تالیف کو اعتبار کے پایہ سے ساقط کیا جائے اور کسکو معتبر اور مستند سمجھا جائے۔ ہماری دانست میں زمانہ حال میں جیسے مولف ہیں ویسے ہی سرسری ریویو نویس بھی ہیں مگر معلوم ہوتا ہو کہ ریویو نویس کم جرات اور پست حوصلہ ہیں +

مندرجہ عنوان نئی تالیف ہو۔ اسکے مولف پنجاب کے مسیحیوں میں کئی ایک وجہوں سے مشہور اور ممتاز ہیں۔ بڑے پرانے آدمی ہیں کچھ دن مسیحی دینی خدمت بھی کر چکے ہیں اچھے باخبر اور تیز ہوش متکلم ہیں اور اب بلحاظ دنیوی مراتب جہاں تک کہ اہل ہند کا معراج ہو پہنچے ہوئے ہیں۔ اگر مسیحی عینک لیکر انہیں غور کریں تو غیرت مند عیسائی اور دیندار بھی ہیں خصوصاً اس صوبہ پنجاب کے بعض مسیحی انکو پنجابی فلاسفر کہتے ہیں۔ قدیم سے انکو مباحثوں کا بڑا شوق رہا قلم سے بھی موجود رہتے ہیں اور زبان سے بھی۔ اور یہہ کہ ہر گرمجوش بحث نہیں گو جوانی میں ذرا تیز تھے لیکن اب بڑے متحمل اور بردبار ہیں +

متذکرہ بالا رسالہ قریباً دو سو صفحہ پر ہے۔ اور مندرجہ حاشیہ مضامین پر مولف صاحب نے اپنے خیالات اور اپنی تحقیقاتیں لکھی ہیں۔ اُن کے اکثر خیالات آزاد اور مسیحی دین کے اصول کے موافق ہیں اور بعض تحقیقاتیں بھی بے نقص ہیں۔ اگر کوئی بانلق آدمی ذرا آنکھ کھول کر اس رسالہ کو دیکھے تو اسکو معلوم ہوگا کہ نفس کتاب کے نکتے باریک بیشک ہیں لیکن اعتقادی ہیں۔ پس وہ شخص جو ہنوز مسیحی ہوا ہو ان نکات کا قائل نہیں ہو سکتا البتہ مسیحیوں کے فائدہ مند ہیں گروہ بھی جو آزاد ہوں +

لایق مولف کے نزدیک شاید ان باتوں کی جو اس رسالہ میں درج ہیں زمانہ کو ضرورت ہو۔ الا ہم کو افسوس ہے کہ انہوں نے باوجودیکہ لیاقت رکھتے ہیں اُن امور کی طرف توجہ نہ کی جنکی زمانہ کو ضرورت اور ضرورت بھی اشد ہے مثلاً مولوی میرزا فتح محمد بیگ صاحب رئیس پٹی ضلع لاہور جو فی الحقیقت پنجاب کے علماء اسلام میں فخم کے لقب کے قابل ہیں اور مولوی محمد چراغ علیخانصاحب نائب معتمد مدار المہام ریاست آصفیہ حیدرآباد دکھن نے ایک رسالہ عدم جواز جہاد میں لکھا ہو اُسپر کچھ لکھتے۔ خاص کرکے آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر بالقابہ نے جو تفسیر القرآن میں معجزات کو باطل کیا ہو اور علی الخصوص خداوند مسیح کی بن باپ ولادت کو ایک عام ولادت ثابت کیا ہو وغیرہ وغیرہ اُنکے مسئلوں پر کچھ لکھتے۔ تالیفات یا تصنیفات کا قاعدہ یہہ ہو کہ زمانہ کی ضرورت کے واسطے لکھا کرتے ہیں۔ چنانچہ انگلینڈ میں جب نیچر کی مطابقت مسیحی دین کے ساتھ کے مسئلہ پر بے دینی پھیلی تو مغفور لشپ **جوزف بٹلر** نے اپنی عدیم النظیر تصنیف اُسوقت کی اور اُسمیں بخوبی ثابت کرکے دکھلا دیا کہ مسیحی مذہب نیچر کے عین مطابق ہو۔ علی ہذا سبور **ڈاکٹر حاج** نے جسوقت دیکھا کہ امریکہ میں سست اعتقادی رونق پائی جاتی ہو تو اپنی کتاب راہ زندگی نامے تصنیف کی۔ زمانہ حال میں جب **ڈاکٹر کلک** صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ قصور ڈوبار کرکے بعض ملحدانہ مسائل منتشر ہو رہے ہیں تو فوراً اپنے لکچروں کو مشتہر کردیا۔ اسیطرح اگر ہمارے پنجابی فلاسفر مولف کتاب متذکرہ بالا اسلام کے موتفوں کے مسئلوں پر اپنی تالیف مرتب کرتے تو ہماری اشد ضرورت کو رفع کرتے۔ لیکن اُنہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ یہہ ایک غیر ضروری رسالہ تالیف کردیا +

ہم جملاً پہلے عرض کر آئے ہیں کہ اس رسالہ میں اکثر نکتے باریک بھی ہیں اور بعض تحقیقاتیں بھی بے نقص ہیں۔ مگر پھر بھی اکثر امور گرفت کے صریح قابل ہیں جیسا کہ صفحہ ۲۰۴ - پر انہوں نے یشوع کے سورج والے معجزہ کا تذکرہ کیا ہو ہماری دانست میں جب تک کہ مولوی سید احمد خان بہادر کے معجزہ کے میدان کو صاف نہ کیا جائے تب تک مولف جیسے محقق لوگوں کو ایسے مسئلہ کے تذکرہ کو چھیڑنا زیبا نہیں اور اگر ہم جیسے مقلد اس کا چرچا کریں تو کچھ مضائقہ نہو گا +

خلاصہ و شرح	شرع اخلاقی
ایضاً	رسیاتی
〃	قضاتی
〃	قصص توراتی
〃	یسوع بن نون
〃	بعد یسوع تا آستر
〃	صحیفہ ایوب
〃	زبور داؤد
〃	کتب سلیمان
〃	یشعیاہ بن عاموص
〃	کتب یرمیا
〃	کتاب حزقیل
〃	ایضاً دانیال
〃	من ہوشیع الی ملاخی
〃	مقامات شرح طلب اناجیل اربعہ
〃	کتاب اعمال
〃	خطوط بروم و قرنت و گلت
〃	وافسیآن وفلپای وکلس وتسلون
〃	خطبہ تیموتھی و طیطس و فلیمان
〃	خط بعبرانیان
〃	خط یعقوب حواری
〃	خطوط پطرس حواری
〃	خطوط یوحنا حواری
〃	کتاب مکاشفات
〃	ضمیمہ اول بر اصل الاصول
〃	سکالیجی و نیچرل تھیالوجی
	ضمیمہ دوم بر توافقات تواریخیہ
〃	سوم برماہیت قرآن

پھر آپ ۵۲ صفحہ پر ارقام فرماتے ہیں کہ غیر قوم بھی ایوب کی مانند روح نبوت پا سکتے ہیں الخ مولف صاحب کے اس دعوے کو کون مانیگا - پھر ۵۴ صفحہ میں گناہ مادری سے مراد خواہش فطرتی سے لی ہو - یہہ شاید درست ہو لیکن اسکو کلیسا و جامع تسلیم کرینگے ؟ - پھر آگے چلکر سلیمان کو دنیا میں سب سے بڑے عاقل کا خطاب دیا ہو لیکن اسپر ایک فلسفانہ ریمارک لکھنے سے چوک گئے - ۶۳ صفحہ پر اولاد در باپ دادوں کے گناہ کی بحث بہت کمزور کی ہو اور حالانکہ اسپر غیر قوموں کے بڑے اعتراض ہیں اسکو بخوبی صاف کرنا چاہئے تھا +

پہلے ضمیمہ میں روح انسانی کی بحث سکالیمی اور نیچرل تھالیجی کے اصول پر کی ہو اور پھر دہریوں کو بھی کچھ تنبیہہ اور کچھ وعظ سا سنایا ہو - اور اس ضمیمہ میں اُنہوں نے بہت سی فصلیں لکھی ہیں - مگر کیا مقدور کہ ایک سطر بھی سمجھ میں آئے - ایسا معلوم ہوتا ہو کہ سراسر مہمل اور بے معنے ہو - مؤلف صاحب کو یہہ بات ناگوار گذریگی لیکن بہتر ہو کہ وہ کسی مسیحی متکلم کو جو خود لائق یا صاحب تصنیف ہوں جج مقرر کرلیں اور پھر جو کچھ وہ اپنا ججمنٹ لکھیں اسی اخبار میں چھپے - دوسرے ضمیمہ میں صاحب مولف نے ہندو شاستر بھاگوت گیتا مہابھارت کو ہندوں کی طرف سے مستند کتابیں سمجھ کر بائبل کی بعض تواریخانہ واقعات کو انکی واقعات سے مطابق کیا ہو - لیکن ایسی غلطی کھائی ہو کہ ایک ادنی مسیحی متکلم بھی نہیں کھا سکتا - یعنے سری کرشن جی کے ساتھ بعض امور میں جنکو عام ہندو سمپورن برہم اوتار خیال کرتے ہیں خداوند مسیح کو موافق کیا ہو - اب غور کا مقام ہے کہ ہم مصنف صاحب کو کیا کہیں ؟

تیسرے ضمیمہ میں عالیجاہ مولف نے قرآن کی طرف توجہ فرمائی ہو - ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہہ سوال قرآن سے بہت ہی خوب کیا ہو کہ آپ کونسی نئی تعلیم لائے ہیں کہ کتاب مقدس میں نہ تھی - بے شبہہ قرآن میں کوئی ایسی تعلیم نہیں جو بائبل میں نہ ہو مولف صاحب اس مرحلہ میں بے شبہہ بہت مضبوط اور مستحکم متکلم ہیں - پھر بھی ہم احتیاطاً عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ پہلا زمانہ قرآن پر پہلے ڈھنگ کے اعتراضوں کا بالکل جاتا رہا - مولوی سید احمد خان بہادر نے اس طرز پر تفسیر لکھی ہو کہ اُسپر سے عام عیسائیوں کے عام اعتراض جاتے رہے البتہ خاص عیسائیوں کے خاص اعتراض اُسپر ہیں اور رہینگے بھی - اگر مہربانی کرکے مانحن فیہ رسالہ کے صاحب مولف اس تفسیر کو ملاحظہ فرمائیں تو بہتر ہو - علاوہ اس کے اس زمانہ میں جب کہ برہم دھرم والے بھی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جدی مسجد بناتے ہیں تو مسیحی دین کے مباحثہ کا میدان ایک ایسا میدان ہو کہ اُسمیں اَور طور کے ہتھیاروں سے کام لینا پڑتا ہو - اب وہ وقت ہو کہ مسیحی دین کی ذاتی خاصیات جیسے کہ سر ولیم میور صاحب اپنی تاریخ کلیسیا میں جسمیں عبارت بھی صاحب ممدوح ہی کی ہو یا پادری تارا چند صاحب دہلوی - تذکرۃ المومنین حصہ اول اور دوم میں لکھ چکے ہیں اور باقی حصوں میں لکھنے والے ہیں قرآن والوں اور اہل برہم دھرم کو دلی تسکین اور روحانی تسلی بخشینگے +

ہمارا یہہ مضمون ایک ریمارک ہو کچھ ریویو نہیں اس لئے ہم اسکو اس امر پر ختم کرتے ہیں کہ ہمارے حقیقی غیرت مند عبداللہ آتھم صاحب بہادر نے اپنی پاک طبیعت سے اندرونہ بائبل مروجہ قدیمہ میں محنت تو کی - مگر رائیگاں محض ہو اس رسالہ کی اُردو عبارت تو پہلے ہی سے پرانے فیشن کی ہو جسمیں سوائے تعقید لفظیوں کے کہیں بھی سادہ عبارت نہیں لیکن وکیل ہند لیتھو پریس والوں نے اسکی اَور بھی ایسی مٹی خراب کی کہ بالکل برباد ہی کردئے - مذکورہ پریس والوں نے صدہا ایسی غلطیاں کی ہیں کہ مولف کی اجازت کے بغیر انکی تصحیح ان پر لازم اور الزم تھی - الغرض ہمکو امید ہو کہ آیندہ کو ہمارے افتخار مولف اپنی کمالیت میں جو قول اور فعل سے ترقی کر رہے ہیں یوں رائیگاں نہ جانے دینگے - بلکہ مرحوم پروفیسر رامچند صاحب دہلوی کی مانند زمانہ میں اعجاز قرآن خصوصاً تحریف قرآن وغیرہ کی مانند ایسی یادگار چھوڑینگے کہ جن سے مسیحی واعظوں اور غیر قوموں کو بے انتہا فائدے پہنچینگے اور یہہ کہ وہ سند کے قابل بھی ہونگے +

راقم صمیم

بقیہ واقعات مسیح

ولادت مسیح

گو مسیح کی ولادت کا سال انجیل میں نہیں لکھا تاہم بیرونی واقعات سے ثابت ہوتا ہو +

(۱) ادنی غور سے ہر شخص جان سکتا ہو کہ سنوں کے حساب پر کوئی مذہبی امر متعلق نہیں ہو پس اسصورت میں سنوں اور مہینوں کے اختلاف سے مذہب کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا +

انجیل میں لکھا ہو کہ ہیرودیس بادشاہ کے انتقال سے پہلے مسیح کی ولادت ہوئی - مورخ یوسیفس کا قول ہو کہ ہیرودیس کو رومی بادشاہ نے رومی سنہ ۷۱۴ میں تخت پر بٹھلایا اور ۳۷ برس سلطنت کرکے انتقال کرگیا - یوسیفس نیسان مہینے کے شروع سے سال کا شروع شمار کرتا ہو اور اسی مہینے کے آخری پر سال تمام کرتا ہو - اگر اس شمار کو تسلیم کیا جائے تو ہیرودیس رومی ۷۵۰ سنہ میں انتقال کرگیا ہوگا - پس یہہ واقعہ قبل عیسوی سنہ ۴ کے ہوا (۲) پھر یوسیفس لکھتا ہو کہ جس شب کو ہیرودیس نے مسمی یہودہ میتھیس اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کروائے چاند گہن تھا علم ریاضی سے ثابت ہوتا ہو کہ یہہ گہن تاریخ ۱۳ - ماہ مارچ قبل سنہ ۴ کے ہوا تھا

پھر لکھا ہو کہ ہیرودیس عید فصح کے سات دن پہلے انتقال کر گیا تھا یہودیوں کے شمار کے بموجب یہہ تہوار ۱۲- اپریل کو ہوا تھا- انجیل کی اکثر واقعات اگر سلسلہ وار ایک جا لکھے کئے جائیں تو معلوم ہوگا کہ مسیح کی ولادت کے چالیس روز بعد ہیرودیس اعظم انتقال کر گیا پس قبل چار برس مروج سنہ عیسوی کے فروری مہینے کے آگے مسیح کی ولادت ہوئی +

(۲) مسیح کی ولادت کا ثبوت لوقا کی انجیل سے بھی ہوتا ہو- آپ لکھتے ہیں کہ طبیریس بادشاہ کی عملداری کے پندرھویں برس حضرت یوحنا اصطباغی نے اپنے کام کی بنیاد ڈالی مسیح نے حضرت یوحنا سے تیس برس کی عمر میں اصطباغ لیا مگر یہاں پر اگلے واقعہ سے ٹھیک تطبیق نہیں ہوتی- اگستس بادشاہ کی عملداری کے پندرہ برس اگر رومی [illegible] سے شمار کئے جائیں تو مسیح کا اصطباغ رومی [illegible] میں ہوا ہوگا- ابھی تھوڑا دیر پر ذکر کیا ہو کہ فروری میں رومی [illegible] میں مسیح کی ولادت ہوئی اگر یہہ بات تسلیم کی جائے تو رومی بادشاہ کی عملداری کے پندرھویں برس مسیح کی عمر ۳۰- برس کی تھی مگر یہاں پر مشکل آن پڑتی ہو کہ یہہ واقعہ لوقا کی انجیل کے مطابق نہیں ہوتا- بظاہر معلوم ہوتا کہ لوقا نے بادشاہ کی عملداری کا شروع سال کسی اور سنہ سے شمار کیا ہوگا- طبیریس بادشاہ اگستس بادشاہ کے ساتھ [illegible] سے سلطنت کرنے لگا رومیوں کی رسم کے موافق جس سال میں طبیریس سریر سلطنت پر بیٹھا پس یہہ ہی سال سنہ کا شروع سمجھنا چاہئے اس صورت سے مسیح رومی [illegible] میں پیدا ہوا اور [illegible] میں لوگوں کو دائمی زندگی کا طریقہ* بتلانے لگا +

رومی سنہ روم شہر کی بنیاد کے زمانہ سے شمار کیا جاتا ہے +

*نوٹ جو کہ بیٹے (یعنے مسیح) پر ایمان لاتا ہو ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہو اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُس پر رہتا ہو +

باب دوم

مسیح کا لڑکپن

۱- واقعات مسیح اگر کسی افسانے کے لکھنے والے نے قلمبند کئے ہوتے تو بے شک وہ لکھتا کہ آپنے بے انتہا معجزے کئے- آپ میں انسانی عادت تھی آپ صرف خدا تھے- حضرت موسیٰ کی مذہبی رسومات سے بھی آپکو اس دنیا میں کچھ تعلق تھا- اس دنیا میں آپکا ختنہ نہیں ہوا نہ حضرت موسیٰ کی شریعت کے موافق آپکے لئے جانور کی قربانی کی گئی- غرض اپنے افسانے کو دلچسپ بنانے کی غرض سے اصل واقعات کی صورت بدل کے بڑا ہی مبالغہ کرتا مگر جو واقعات کہ نہایت صحیح اور سچے بھلا مبالغہ خدا کے کلام میں لکھے گئے "جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوکے شریعت کے تابع ہوا" (گلتی ۴-۴) +

۲- مسیح کی ولادت ہوتے ہی مذہبی رسومات ادا ہونے لگیں آٹھویں روز ختنہ ہوا فرشتہ نے جو نام بیوی مریم کو بتلایا تھا رکھا گیا- زچہ کے چالیس روز بعد بیوی مریم اور حضرت یوسف مسیح کو یروشلیم لیگئے "جیسا کہ خدا کی شریعت میں لکھا کہ ہر ایک پہلوٹھا لڑکا خداوند کے لئے مخصوص کہلائیگا (لوقا ۲-۲۳) "ہاں عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آویگا" (ملاکی ۳-۱) متمول لوگ قربانی کے لئے بھیڑیں لیجایا کرتے تھے مگر غریبوں کے لئے کبوتر یا فاختہ چڑھانے کی عام اجازت تھی (احبار ۱۲-۶ و ۸) بیوی مریم اور حضرت یوسف مفلس تھے اُنہوں نے کبوتر یا فاختہ قربانی کے لئے تجویز کئے یہہ قربانی اُنکی شان کے لئے نہایت ٹھیک تھی- مسیح کو بڑے پھاٹک کی راہ سے ہیکل کے اندر اسکے والدین لیجا رہے تھے دفعتاً ایک پیر مرد آئے جنکا نام شمعون تھا آپ بڑے ہی عابد اور مرتاض تھے آپنے کہا کہ "اے خداوند اب تو اپنے بندے کو اپنے کلام کے موافق سلامتی سے رخصت دیتا ہو کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھی جو تونے سب لوگوں کے آگے تیار کی ہو قوموں کو روشن کرنے کے لئے ایک نور اور اپنے لوگ اسرائیل کے لئے جلال" (لوقا ۲- ۲۹، ۳۰، ۳۱ و ۳۲) آپنے (شمعون) روح القدس کی ہدایت سے اپنے نجات دہندہ کو پہچان لیا آپکا دل نور آلہی سے منور تھا اسلئے آپنے فرمایا کہ یہہ نجات کتنی بڑی ہو جسکی کچھ انتہا نہیں- پھر بھی آپنے فرمایا گو یہہ بچہ بظاہر کمزور ہے مگر لوگوں کو دو حصوں پر منقسم کریگا- بہتیرے لوگوں کے دلی خیالات ظاہر ہوں گے پہلے حصہ کے لوگوں کا منجی اور نجات دہندہ ہوگا اور دوسرے حصہ کے لوگ اسکے مخالف اور دشمن ہوں گے- وہ صرف تکلیف اور مصایب اٹھانے کو منتخب کیا گیا ہو- ہاں بیوی مریم کے دل کے اندر بھی تلوار گذر جائیگی +

۳- زمانہ سلف کے لوگوں نے بہت سی روایتیں بنا کے حضرت شمعون کی طرف منسوب کر دی تھیں مگر ان مصنوعی روایتوں کا ذکر خدا کی کتاب میں پایا نہیں جاتا تاہم اس مقام پر چند وضعی روایتوں کا بیان کرنا ایک عمدہ مطلب کے لئے مفید ہوگا (۱) ہیکل میں بیوی مریم مسیح کو گود میں لئے ہوئے بیٹھی ہوئی تھیں حضرت شمعون کہیں سے آئے اور مسیح کو مثل نور کے دیکھا (۲) ایک روز آپ توریت میں یہہ مقام پڑھ رہے تھے کہ کنواری حاملہ ہوگی اور اُس سے خداوند پیدا ہوگا دفعتاً آپکی زبان رُک گئی اور الہ نے ہدایت کی کہ شمعون تم نہ مروگے جب تک کہ ہمارا قول پورا نہوے اصل واقع اور ان روایتوں کو مقابلہ کرنے سے جھٹ یہہ بات کھل جاتی ہو کہ انجیل* کے مورخوں نے کوئی بات

*نوٹ جیسے کسی جگہ پر انجیل کے مورخ اور کسی جگہ پر مسیح کے مورخ [illegible] ان دونوں [illegible] مسیح کے شاگرد مراد ہو +

اپنے دل سے مقرر کئے اصلی واقع میں نہیں ملا دی انجیل میں حضرت مسیح کی نسبت لکھا ہو کہ یروشلیم میں شمعون ایک نام شخص تھا جو راستباز اور دیندار تھا۔ البتہ انجیل میں یوحنا کی نسبت زیادہ تر یہہ لکھا گیا ہو کہ آپ نے ہیکل میں اُسکے خدا کی تعریف کرنے لگیں جو لوگ نجات کے منتظر تھے اُنہیں مسیح کی نسبت خبر دینے لگیں + باقی آیندہ

منقولات

ریمارک

منطق استقرائی

مولفہ پیر زادہ مولوی محمد حسین صاحب ایم اے میکلوڈ فیلو پنجاب یونیورسٹی کالج لاہور اسسٹنٹ پروفیسر ریاضی و فلسفہ اورینٹل کالج ایڈیٹر اخبار انجمن پنجاب و مترجم رسالہ علم سکون سیالات و رسالہ علم ہیئت و سیاست مدن و رسالہ علم اصول قانون

ہمارے صوبہ پنجاب کے بیدار مغز نواب لفٹنٹ گورنر بہادر **سر چارلس ایچیسن صاحب سی - ایس - آئی** - پنجاب کے اُردو ہندی کے مباحثہ میں سچ کہتے ہیں کہ جیسے یورپ کے لئے فرنچ زبان لینگوا فرینکا ہو ویسے ہندوستان کے لئے اُردو زبان لینگوا فرینکا ہوتی جاتی ہو۔ اُردو زبان میں ہر فن اور علم کے لئے دلپذیر (نہ کہ غیر مہذب اور پوچ) تالیفات او تصنیفات ہوتی جاتی ہیں چنانچہ مذکورہ بالا رسالہ ہمارے دعوے کے شاہدوں میں سے ایک راست گو شاہد ہو +

۱۸۷۰ء میں پادری صموئیل نوبھن صاحب ایم - اے - مشنری ضلع گونڈہ صوبہ اودہ نے باعانت پادری رجب علی صاحب **علم منطق** میں اُردو زبان ہی میں ایک وسیع رسالہ لکھا جسمیں کل اصطلاحات علم مذکور کی مندرج ہیں - اور علاوہ اِسکے اِس رسالہ میں تصورات کی بحث بھی ہو - اسکے بعد **ڈاکٹر پادری ٹی جے سکاٹ صاحب** مشنری بریلی روہیلکھنڈ نے اسی علم میں اور اسی زبانِ اُردو میں انہیں دنوں میں ایک رسالہ لکھا جسمیں صاحب موصوف نے تصدیقات کی بحث کی ہو - یہہ دونوں رسالے چھپکر بہت شایع ہوئے اور سمجھدار لوگوں نے انکو بہت پسند کیا +

اب ہمارے افتخار مولف مندرجہ عنوان نے اسی مفید علم میں رسالہ مذکور لکھا ہو جسکو ہم علم منطق کا عطر کہنے میں ذرا پس و پیش نہیں کرتے یہہ **علم منطق** پرانے زمانے کے فیلسوفوں کی جنکو انسانوں کا دوست کہنا چاہئے مفید ایجادوں میں سے ایک ایجاد ہو - قدیم زمانے میں بھی اور اب بھی جو صاحب طبیعت لوگ ہیں اسپر معترض تھے اور ہیں - وہ کہتے تھے اور کہتے ہیں کہ یہہ علم قدرتی طور پر آدمیوں کی طبیعت میں پایا جاتا ہو - یہہ بات کسیقدر سچ ہو کہ یہہ علم انسانوں کی طبیعتوں میں بیشک پایا جاتا ہو مگر یہہ فرق ہو کہ عموماً ہر ایک انسان کی طبیعت میں نہیں پایا جاتا بلکہ خاص اور اعلیٰ طبیعتوں میں - پس اس سے یہہ لازم آتا ہو کہ جنکی طبیعتیں خاص اور اعلیٰ نہیں بلکہ تعلیم اور تربیت کی محتاج ہیں انکو بھی سکھانا چاہئے تاکہ وہ بھی اس کے فیض سے محروم نرہیں +

ہر حال جو ہو سو ہو مگر اِس علم کی فائدہ مندی سے کسی زمانہ میں انکار نہیں ہو سکا - اسکا فائدہ یہہ ہو کہ **اسکے مقررہ قاعدوں کی پابندی سے انسان کسی دھوکے باز سے دھوکا نہ کھائے** پُرانے زمانوں میں یہہ علم دو قوموں میں تھا یونانیوں اور ہندؤں میں - ثابت نہیں ہوا کہ ان دو قوموں میں سے پہلے کسکے پاس تھا لیکن یہہ بخوبی ثابت ہوا ہو کہ ہر ایک قوم نے انہیں سے لیا - اہالیانِ روم کے ہاں جنکو کسی زمانہ میں گویا تمام دنیا میں تسلط تھا یہہ علم یونانیوں سے آیا - اور یورپ والوں نے اس علم کو ارسطاطالیس اور اُسکے عربی ترجموں سے حاصل کیا - اور یونانیوں ہی سے اہل عرب نے بھی پایا - اعلیٰ درجہ کے محققوں نے اس امر کو بھی ثابت کیا ہو کہ یونانیوں میں اس علم کا پہلا مصنف **زینو** نامی ایک فلاسفر تھا جو مسیح سے چار سو اٹھاسی سال پہلے ہو گذرا ہو - اس موجد کے بعد **سقراط** اور **اقلیدس** اور **انٹس تھینس** اور **انکطاس** اور **افلاطون** وغیرہ نے اسمیں خوب دخل دیا +

اہل یورپ میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہہ علم **منطق استقرائی** فخر المتاخرین مرحوم **لارڈ بیکن** کا ایجاد ہو - لیکن آبروے انگلینڈ جنکو خود فلاسفر کہنے میں ذرا بھی زیادہ گوئی نہیں **لارڈ مکالی** مبرور جنہوں نے لارڈ بیکن کے حالات زندگی لکھے ہیں اس سے انکار کرکے کہتے ہیں کہ یہہ علم (منطق استقرائی) پرانا علم ہو - مگر لارڈ بیکن نے جب اسکو پکڑا تو یہہ گویا بے دست و پا تھا اُس نے ایجاد کے برابر اسپر محنت کرکے اس قابل بنایا کہ بنی آدم کے بہت کام آیا +

ہمارے نزدیک لارڈ مکالی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہو - یہہ شخص نہ صرف اعلیٰ درجہ کی فصاحت ہی میں مشہور اور یکتاے روزگار تھا بلکہ ہر ایک امر میں کیا ملکی اور کیا اخلاقی میں رائے دینے میں ایک بلا کا انسان اور اپنے عہد میں وحید الدہر تھا - اُسکی عادت تھی کہ ہر ایک اُس امر پر جسکا تعلق انسان سے زیادہ ہو رائے دیا کرتا تھا - پھر اُسکی صائب رائے کا یہہ حال تھا کہ اہل مذاق اُن تصنیفوں کو بھول جایا کرتے تھے جنپر وہ رائے دیا کرتا تھا بلکہ **اُسکی رایوں کو ہی دیکھا کرتے تھے اور بس +**

اسیطرح اسنے لارڈ بیکن کی تصنیفات پر رائے دی ہو - اور لکھا ہو کہ وہ بے شبہہ متاخرین فیلسوفوں کا اُستاد کل تھا - اور پھر اُسکے فلسفہ کا قدیم زمانے کے فلسفہ سے



مقابلہ کرکے یہہ نتیجہ بھی نکالا ہو کہ پرانے زمانے کے فلاسفروں کا فلسفہ محض ایک دھوکے کی ٹٹی اور بیہودہ تھا اور لارڈ بیکن کا فلسفہ انسان کا ایسا ہی دوست اور سچا ہادی اور حقیقی معلم ہو کہ آجتک دنیا کے کسی حصہ میں کسی امر میں بھی اسکا ثانی کوئی آدمی پیدا ہی نہیں ہوا۔ لارڈ بیکن صبرور نے قدیم زمانے کے فلسفہ کی خود غلطیاں نکالی ہیں اور اُسکے موجدوں کی سخت غلط کاریاں ثابت کی ہیں اور یہہ غلطیاں اور غلط کاریاں یوں ہی ڈھکا ڈھنگی اور زبانی بک بک سے ہی نہیں نکالیں بلکہ تجربہ کے میدان میں گھکر پرانے فلسفہ کی مٹی خراب کی ہو +

لارڈ مکالے کے ہی فرمانے پر ہم اس امر کو نہیں مانتے بلکہ فی الحقیقت ہم دیکھتے ہیں اگر لارڈ بیکن ابھی نہ پیدا ہوتا تو دولت انگلشیہ کی یہہ مشہور روز افزوں ترقیاں اور ثروتیں اور کارخانوں کا عروج بھی ابھی نہ ہوتا بیشک دولت انگلینڈ کی سرزمین میں اب گویا یہہ خاصیت پائی جاتی ہو کہ لارڈ بیکن کے بعد اچھے اچھے محقق پیدا ہوتے رہے ہیں۔ مگر کسی کو نہ تبہ ہو کہ لارڈ بیکن کی نازک خیالیاں اور مرہنا تجربہ کاریوں میں نقص نکالکر اُس سے کچھ بڑھکر انسانوں کا دلی دوست اور سچا ہادی اور حقیقی معلم ہونیکا دعوی کرے۔ اُس کے فلسفہ کے سامنے جو ایک پُرنور لیمپ ہو قدیم زمانے کے فیلسوفوں کا ہی چراغ گل نہ تھا بلکہ متاخرین فیلسوفوں کے دیے بھی اُسکی صاف روشنی کے روبرو ٹمٹماتے سے ہیں۔ غرض کہ لارڈ مکالے نے جو کچھ لارڈ بیکن کے حق میں بیان کیا ہو وہ حقیقت میں اگر ہو اُس سے بڑھکر شایان تھا +

منطق استقرائی نے لارڈ بیکن ہی کی خداداد اور رسا بلکہ علم لدنی کی عالم طبیعت سے اس قدر عروج پایا کہ محض زبانی مباحثوں کے بک بک کے تاریک گڑھے سے نکلکر روزمرہ کے کار آمد کے مرصع تخت پر جلوہ افروز ہوئی۔ پیرزادہ مولوی محمد حسین صاحب نے اُردو خوانوں کے لئے ایک بے بہا نعمت کا دسترخوان چن دیا ہو جو اس نادر کتاب کا صاف اور فصیح ترجمہ کر دیا ہو یہہ رسالہ تقریباً ڈیڑھ سو صفحہ پر ہو اور صرف دس آنہ اصل قیمت پر مولوی صاحب موصوف ہی سے ملسکتا ہو۔ مولوی صاحب موصوف نے اس رسالہ کو جو بڑی جانکاہی اور اپنی اعلی درجہ کی لیاقت سے تالیف کیا ہو ڈاکٹر لیٹنر صاحب بالقابہ پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور کی نذر کیا ہو۔ جسکو ہمیں کچھ اعتراض نہیں لیکن ایسی تالیف ہمارے ملک کے نوجوان ایسی باتوں کے عاشق ہیں **سو حضور مہاراجہ صاحب** بہادر بالقابہ فرمانروائے جموں و کشمیر کی نذر کے قابل تھی +

رسالہ مذکور پر ہم نے یہہ ایک ریمارک لکھی ہو اگر ہمکو فرصت ہوئی تو اسی رسالہ پر ہم **ریویو** بھی لکھینگے جسمیں اصل مباحثوں کے توڑ جوڑ اور نشیب و فراز ہونگے جدا ضمیمہ

اخبارات تاربرقی

لنڈن۔ ۱۴ جولائی یہہ جو مشہور ہوا تھا کہ نہر سویز میں ایک جہاز عربیوں نے لوٹ لیا ہو سو غلط ہو۔ امیر البحر کے ایک سکرٹری نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکم ہوا ہو کہ جہازوں کے ساتھ نہر سویز میں جنگی جہاز جایا کریں۔ اسکندریہ کے حال کی خبروں سے معلوم ہوتا ہو کہ عربی پاشا کی فوج کے کچھ حصے عربی پاشا سے منحرف ہو گیا ہو۔ اور عربی پاشا ایک کشتی میں سوار ہو کر اسکندریہ کی نہر کو چلا گیا ہو۔ یہہ بھی یقین کیا جاتا ہو کہ اسکی فوج تتر بتر ہوتی جاتی ہو۔ خدیو رمل طین محل میں ہو اور انکے محافظ ۷۰۰ آدمی قوم مرین سے ہیں۔ خدیو نے کسیقدر امداد مصری فوج سے بھی حاصل کر لی ہو۔ آج خدیو کی ملاقات کو محمد پاشا و دیگر امرا تشریف لائے۔ شریف پاشا خدیو کی حضور میں طلب ہوا ہو۔ اور شریف پاشا نے وعدہ کیا ہو کہ میں امن و امان کے قائم [illegible] رہونگا۔ قوم مرین نے قلعہ نپولین پر قبضہ [illegible] طرف آگ کے شعلے مشتعل ہو رہے ہیں +

اسکندریہ ۱۵ جولائی نیلی کرتی والے اب شہر کے دروازوں کے محافظ ہیں۔ اور انکو حکم ہو کہ سپاہیوں سے ہتھیار چھین لیں۔ اور تمام مفسدین کو گولی سے مار دیں عربی پاشا نے اپنے جانے سے پیشتر خدیو کے قتل اور اسکندریہ کی لوٹ کا حکم دیدیا تھا۔ خدیو بثبوت دیکھے باعث بچ گیا ہو عمر کا نقصان اُٹھانیکے وقت چند ہزار آدمیوں کا ہوا۔ جنرل کا دستہ فوج جزیرہ سائپرس میں پہونچ گیا ہو +

شملہ ۱۵ جولائی یہہ خبر کہ نہر سویز کو مسدود کیا گیا ہو بالکل غلط ہو کیونکہ جہاز رانی کا راستہ صاف ہو +

قسطنطنیہ ۱۵ جولائی سلاطین عظام کے وکلا نے بابعالی کے پاس مراسلے بھیجے ہیں جنکا مطلب یہہ ہو کہ سلطان مصر میں فوج روانہ کرے +

لنڈن ۱۶ جولائی انگریزی جنگی جہاز نہر سویز کے دہانے پر مقیم ہیں اور اگر ضرورت پیش ہوگی تو اُسکا حفاظت کرینگے۔ امیر البحر سمور صاحب نے چند جنگی جہازوں کی جو اسکندریہ میں تھے امن قایم کرنیکے لئے اعانت چاہی جسپر جرمنی و امریکن و روسی امداد دینیکو راضی ہوئے۔ اور امداد میں مصروف ہیں پر فرانسیس والے اور اٹلی کے امیر البحر نے اپنے آدمیوں کو جہاز سے اُتارنے اور مدد دینے سے انکار کیا ہو۔ اسکندریہ کی آتش زدگی ختم ہوتی جاتی ہو اور لوٹ بھی موقوف ہو۔ افواہ ہو کہ مقام قاہرہ میں ہلچل ہو گئی ہو۔ ایک ہزار مرتین پاشا سے اسکندریہ کو آرہے ہیں +

بمبئی ۱۷ جولائی۔ لنڈن کی ایک خاص تار سے جو ۱۵ جولائی کی ہو معلوم ہوا ہو کہ اسکندریہ ابتک جل رہا ہو۔ ان شعلوں کا بند کرنا مشکل ہو رہا ہو۔ قوم مرین مفسدوں کو گولی سے مار رہے ہیں۔ عرب کے

دو ہزار آدمی اُنکے نکلنے وقت قتل ہوے اور اسیقدر لڑائی اور بھاگنے وغیرہ میں کام آئے۔ قریب دو سو کے قتل سے بچ گئے ہیں۔ شہر کا تیسرا حصہ جسمیں تمام یورپین کوارٹر شامل تھا بالکل ویران پڑا ہی اور جو آگ اب بھڑک رہی ہی وہ باقی ماندہ شہر کی تباہی کے لئے دھمکی دے رہی ہی۔ امن کے قایم کرنیکے لئے افواج کے ہونیکے باعث کاروبار میں بہت سستی ہو رہی ہی۔ وزارت پر عام الزام دیا جاتا ہی کہ امیر البحر سیمور کی مدد کو کافی فوج ہم نہیں بھیجسکی جبکہ شہر کے اڑانیکا حکم ہوا تھا۔ ایک خبر سے جو مقام سویز سے بمبئی میں ۱۶۔ جولائی کو پہنچی ہی معلوم ہوا ہی کہ ۱۵ جولائی کو تین اہل فرنگ ریل سے اُتارے گئے اور مقام تنتا کے اسٹیشن میں مارے گئے جو سویز سے کچھ بڑے فاصلہ پر نہیں تھا یہ بھی بیان ہی کہ ۵ جولائی کو تمام مسیحی جنھیں قوم کاپٹ کے آدمی بھی شامل تھے مصریوں کے ہاتھ سے مقام تنتا کے اسٹیشن میں مارے گئے اور ان قاتل مصریوں پر قوم بدوؤں نے حملہ کیا۔ ۱۴ جولائی کی مقام پورٹ سید کی خبر سے معلوم ہوا کہ مصری فوج کا ایک بڑا گروہ مقام گھمیل میں جمع ہوا تھا جو مقام پورٹ سید سے ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہی۔ اس شہر میں امن و امان ہی +

کلکتہ ۱۸۔ جولائی۔ یقین ہی کہ کلکتہ سے مصر کی مہم کیواسطے ہندوستان کی افواج کا ایک دستہ بھیجا جاویگا +

بمبئی ۱۸۔ جولائی۔ شہر سویز کی تار برقی سے معلوم ہوا کہ عربی پاشا کی فوج بغاوت کر رہی ہی +

لنڈن ۱۸۔ جولائی۔ فرانس کی گورنمنٹ نے گورنمنٹ انگریزی کی درخواست نہر سویز کے باہمی حفاظت کے لئے منظور کر لی ہی +

لنڈن ۱۸۔ جولائی۔ خبر ہی کہ عربی پاشا ایک بڑی فوج کے ساتھہ مقام کفری دور میں مقیم ہی۔ نیلی کرتی والے اسکندریہ میں تمام لوٹیروں کو گرفتار کر کے درّے لگاتے ہیں۔ ویسی باشندگان میں سے بہت فاقہ کشی کر رہے ہیں۔ آہنی جہاز موسومہ اجکوٹ اور نارتھہ ابنرلینڈ جنہر معہ بار برداری ۲۵۰۰۔ آدمی سوار ہیں اسکندریہ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ قاہرہ میں امن و امان ہی +

سرکاری خبریں

مسٹر ای ڈبلیو پارکر صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر لاہور کو دو مہینے کی رخصت رعایتی از ابتدائے یکم اگست ۱۸۸۲ء عطا ہوئی +

مسٹر ایس کلفرڈ صاحب بہادر جج عدالت خفیفہ لاہور بجائے مسٹر پارکر صاحب بہادر عہدہ جوڈیشل اسسٹنٹ کا کام کرینگے اور مسٹر ڈبلیو ای ہیرس صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان قایمقام جج عدالت خفیفہ لاہور مقرر ہونگے +

سردار محمد افضل خان بہادر پروبیشنری اسسٹنٹ کمشنر دہلی کو رخصت غیر معمولی ایک ماہ کی یکم اگست ۱۸۸۲ء سے تا تاریخ مابعد سے جسکا وہ استفادہ اٹھا سکیں عطا کی گئی +

کرنل گارڈن ینگ صاحب بہادر کمشنر دہلی نے ۵ ماہ کی رخصت رعایتی از ابتدائے ۱۵ ماہ اگست ۱۸۸۲ء حاصل کی اور انکی جگہ مسٹر ٹی ڈبلیو سمائتھ صاحب بہادر کام کرینگے اور غالباً میجر ڈبلیو پارکر صاحب بہادر قایمقام ڈپٹی کمشنر انبالہ بجائے مسٹر ٹی ڈبلیو سمائتھ صاحب بہادر کے قایمقام مقرر ہونگے +

لودیانہ

ہفتہ حال میں اگرچہ گرمی کا زور رہا مگر بعد میں تقاطر سے گرمی کی کلفت دور ہو گئی ہی اور دو روز سے ابر چھایا ہوا اور آج بارش کا لگاتار رہا ہی

سنا ہی کہ لودیانہ کے قلعہ میں جو فوج رہتی ہی اُسکے پاس بھی حکم آگیا ہی کہ جنگ مصر کے واسطے تیاری کر رکھو اور جس وقت تمہارے پاس حکم پہنچے فوراً روانہ ہو +

خبر ہی کہ گورنمنٹ پنجاب سے حکم آیا ہی کہ منشی خوشحال سنگھ صاحب منصف جگراؤں کی تنخواہ ۱۵۰ ہوگئی اور سردار بلونت سنگھ صاحب منصف لودیانہ کی ماہوار منصف سرالہ کی ۱۰۰ [illegible] +

اشتہار

ہمارے پاس ایک ایسا دیسی مسیحی جو مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر رہ چکا ہی انٹرنس پاس شدہ ہی اور کچھ عرصہ تک کالج میں تعلیم پائی ہی موجود ہی۔ اگر کسی صاحب کو ایسے لیاقت دار شخص کی ضرورت ہو تو ہم سے خط و کتابت کرے +

مہتمم نورافشاں

اشتہار

میرے پاس دو نوٹ تعدادی عـــہ عـــہ کے نمبر ہاے مفصلہ ذیل موجود ہیں جنکے نصف نصف ٹکڑے غلط جوڑے ہوئے ہیں یعنے علیحدہ علیحدہ نمبر کے ہیں جس کسی صاحب کے پاس ان نمبروں کے ٹکڑے غلط جوڑے ہوے ہوں تو مجکو خبر دے تا کہ طرفین کا نقصان نہ ہو اور نمبر یہ ہیں نوٹ تعدادی عـــہ حلقہ الہ آباد کلکتہ۔ داہنی طرف کے نمبر ۵۵ ۶۹۲۔ اور بائیں طرف کے نمبر ۵۶ ۶۹۳۔ ہیں اور دوسرا نوٹ تعدادی عـــہ حلقہ لاہور و کلکتہ جس کے دہنی طرف کے نمبر ۴ ۱۸۸ ۰۹۔ اور بائیں طرف کے نمبر ۵ ۱۸۸ ۰۱۔ ہیں فقط

راقم رامجی داس خزانچی صدر لودیانہ

اشتہار

ڈسٹرکٹ سکول ایبٹ آباد میں عـــہ روپیہ کے تھرڈ ماسٹر کی ضرورت ہی۔ درخواست کنندگان کم از کم انٹرنس پاس کردہ ہوں جو چاہیں اپنی درخواستیں اور سندوں کی نقلیں یہاں بھیجدیں +

راقم نجف علی ہیڈ ماسٹر ڈسٹرکٹ سکول ایبٹ آباد

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری وہیری صاحب کے اہتمام سے چھپا